بسم اللہ الرحمن الرحیم
ورتل القرآن ترتیلا (القرآن)
معلم التجوید
مع حاشیہ
جامع التجوید
ماتن
مجود اعظم مخدوم القراء حضرت قاری مقری ابن ضیاء محی الدین احمد صاحب الٰہ آبادی علیہ الرحمہ
محشی: استاذ القراءت حضرت قاری احمد جمال صاحب قادری اعظمی شیخ التجوید جامعہ نعیمیہ مرادآباد یوپی
ناشر
فاروقیہ بکڈپو
۴۲۲/مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

تقریظ جلیل

استاذ العلماء حضرت علامہ الحاج **محمد مبین الدین** صاحب علیہ الرحمہ رضوی امروہوی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ

مراد آباد (یوپی)

۷۸۶
۹۲

معرفۃ التجوید کا حاشیہ جامع التجوید اکثر جگہ سے میں نے پڑھا، بہت پسند آیا، طبیعت خوش ہوئی، عزیزم قاری احمد جمال صاحب نے بہت خوبی سے اسے جمع فرمایا ہے، ابتدائی متعلم کا خاص لحاظ رکھا ہے۔ آسان و سلیس عبارت میں مطالب کو سمجھایا ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ عزوجل اسے مقبول انام فرمائے اور اہل علم کو اس سے مستفید و مستفیض بنائے، مصنف کو مزید توفیق دے اور بہتر صلہ عطا فرمائے، علم و عمل اور عمر میں برکت مرحمت فرمائے۔

دعا گو

مبین الدین امروہوی

۳/ ۸/ ۱۴۰۲ھ پنجشنبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نوٹ :۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ طلبار کو مندرجہ ذیل قواعد زبانی یاد کرائیں اس کے بعد حاشیہ کی طرف توجہ دلائیں تاکہ طلبار کو ضیاء القرأت سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

۱ قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ پڑھنا چاہیئے[۱]، چاہے[۲] کسی سورت سے پڑھے یا درمیان سورت سے شروع کرے۔

۲ سورہ توبہ[۴] کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ضرور[۵] پڑھنا چاہیئے خواہ[۶] شروع قرأت ہو یا درمیان قرأت ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تعریفِ ترتیل حروف کو صحیح مخارج وصفات کے ساتھ ادا کرنا، نیز محل وقف وکیفیت وقف کی رعایت کرنا۔

۱ استعاذہ کے یہ الفاظ پسندیدہ ہیں، اس کے علاوہ اور طریقے بھی ہیں (کمی و زیادتی کے ساتھ) کیونکہ قرآن شریف میں حکم استعاذہ تو آیا ہے مگر الفاظِ استعاذہ نہیں آئے کہ اسطرح پناہ مانگنی چاہیئے۔

۲ استعاذہ کا پڑھنا ہمارے نزدیک سنتِ مستحبہ ہے۔

۳ کیونکہ استعاذہ کا محل ابتدار قرأت ہے، سورت کا شروع ہو یا نہ ہو۔

۴ اس لئے کہ لبسملہ آیت رحمت ہے اور سورہ توبہ کی ابتدار آیت غضب ہے۔ چنانچہ علامہ شاطبی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب شاطبیہ میں تحریر فرمایا ہے۔

وَمَہۡمَا تَصِلۡہَا اَوۡ بَدَاْتَ بَرَاءَۃً ∴ لِتَنۡزِیۡلِہَا بِالسَّیۡفِ لَسۡتَ مُبَسۡمِلاً

دوسری وجہ یہ ہے کہ لبسملہ سورۂ توبہ کے شروع میں مرسوم ہی نہیں ہے۔

۵ اس لئے کہ ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ مرسوم ہے۔

۶ کیونکہ لبسملہ کا محل ابتدار سورت ہے، قرأت کی ابتدار ہو یا نہ ہو۔

۳ شروع قرأت شروع سورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ کو وصل اور فصل کے اعتبار سے جس طرح چاہے پڑھے۔

۴ شروع قرأت درمیان[1] سورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ کو کلامِ پاک سے فصل کر کے پڑھے۔

۵ درمیان قرأت شروع سورت میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنے کی تین[2] صورتیں ہیں وَصْلِ کل، فَصْلِ کل، فصلِ اوّل[3] وصلِ ثانی۔

فائدہ:- جس جگہ سے حرف[4] نکلتا ہے اسے مخرج[5] کہتے ہیں اور جس انداز سے حرف ادا ہوتا ہے اس کو " صفت " کہتے ہیں۔ مخرج اور صفت کے ساتھ حرف ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں اور تجوید کے خلاف ہو تو اسے

---

[1] چار وجہیں نکلتی ہیں اور چاروں جائز ہیں۔ وصلِ کل، فصلِ کل، وصل اوّل فصلِ ثانی، فصلِ اوّل وصلِ ثانی

[2] درمیان سورت میں بسم اللہ پڑھنا برکتہً جائز ہے اور نہ پڑھنا غیر محل ہونے کی وجہ سے۔ بسملہ پڑھنے کی صورت میں اسمیں بھی چار وجہیں نکلتی ہیں مگر دو جائز اور دو غیر جائز، فصلِ کل، وصل اوّل فصل ثانی جائز۔ وصلِ کل، فصلِ اوّل وصلِ ثانی غیر جائز، اس لئے کہ بسملہ کا محل ہی نہیں ہے۔ بسملہ نہ پڑھنے کی صورت میں استعاذہ کا وصل بھی جائز ہے بشرطیکہ شروع میں اللہ کا نام یا صفاتی نام یا ضمیر یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نہ ہوں۔

[3] اس میں بھی چار وجہیں نکلتی ہیں، یہ تینوں وجہیں تو جائز ہیں جو متن میں تحریر ہیں۔ چوتھی وجہ غیر جائز ہے۔ وصلِ اوّل، فصلِ ثانی، اس لئے کہ بسملہ کا تعلق شروع سورت سے ہے، یہاں آخر سورت سے تعلق ہو جائے گا۔

[4] جو انسان کے منہ سے کسی مخرج محقق یا مقدر پر ٹھہرتے ہوئے خاص کیفیت کے ساتھ نکلے وہ حرف ہے حرف کی دو قسمیں ہیں حرفِ[6] اصلی، حرفِ[7] فرعی۔ حرف اصلی اس کو کہتے ہیں جس کا مخرج معین اور مستقل ہو یہ انتیس حروف ہیں (الف سے یا تک) حرف فرعی اس کو کہتے ہیں جس کا مخرج معین نہ ہو بلکہ دو مخرجوں کے درمیان سے نکلتا ہو یا صفت اصلی سے نکل گیا ہو۔ حرف فرعی سات ہیں الف ممالہ، ہمزہ مسہلہ، حرف غنّہ، الف و لام اور واؤ مفخمہ، را مفخمہ میں اختلاف ہے، بعض اصلی کے قائل ہیں بعض فرعی کے، بہر حال یا تو مرقّقہ فرعی ہے یا مفخمہ، دونوں میں ایک ضرور فرعی ہے

[5] مخرج کی دو قسمیں ہیں محقق، مقدر، حرف کی آواز مخرج پر ٹھہر جائے تو اسے محقق کہتے ہیں اور حرف کی آواز مخرج سے نکل کر سانس پر ٹھہر جائے تو اسے مقدر کہتے ہیں۔

لحن کہتے ہیں۔

حروفِ اصلیہ کے مخارج حسبِ ذیل ہیں

(۱) شروع حلق سے ہمزہ، ھا، درمیان حلق سے عین، حا، آخر حلق سے غین، خا، ادا ہوتا ہے۔ قاف کے مخرج سے تھوڑا منہ کی جانب ہٹکر کاف ادا ہونا چاہئے

(۲) جڑ زبان تالو سے مل کر قاف ادا ہوتا ہے اور اسکے بعد ہی کاف ادا ہوتا ہے۔

(۳) بیچ زبان تالو سے مل کر جیم، شین، یا (غیر مدہ) ادا ہوتی ہے۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ کا) ۶ صفت کی دو قسمیں ہیں لازمہ، عارضہ۔ لازمہ جو ہر حال میں پائی جاتی ہے وہ سترہ ہیں۔ لازمہ کی دو قسمیں ہیں باعتبار تقابل متضادہ، غیر متضادہ۔ متضادہ جس کی ضد دوسری صفت ہو، وہ دس ہیں، پانچ صفتیں پانچ کی ضد ہیں، ہمس اسکی ضد جہر، شدت اسکی ضد رخو (ایک ان دونوں کے درمیان میں بھی ہے جس کو توسط کہتے ہیں) استفال اسکی ضد استعلاء، اطباق اسکی ضد انفتاح، اذلاق اسکی ضد اصمات۔ غیر متضادہ: جس کی ضد دوسری صفت نہ ہو وہ سات ہیں، صفیر، تفشی، استطالت، تکریر، قلقلہ، لین، انحراف۔ عارضہ:۔ اسکو کہتے ہیں جو کبھی کسی صفت کی وجہ سے پائی جائے جیسے پُر ہونا بوجہ استعلاء، باریک ہونا بوجہ استفال، یا کسی حرف کے ملنے کی وجہ سے پائی جائے جیسے اخفاء وادغام وغیرہ کا ہونا۔ ۷ ترتیل کا پہلا جز ہے، دوسرا جز وقف ہے۔ تجوید کے بھی دو جز ہیں مخرج، صفت۔

---

۱ لحن کی دو قسمیں ہیں، جلی و خفی۔ لحن جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں مثلاً حرف و حرکت کا بدل جانا، پڑھنا سننا دونوں حرام۔ لحن خفی چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں مثلاً صفات عارضہ و غیر ممیزہ کا ادا نہ کرنا، پڑھنا، سننا دونوں مکروہ۔
۲ علامہ خلیل کے نزدیک سترہ مخارج ہیں، سیبویہ کے نزدیک سولہ، فراء کے نزدیک چودہ، مگر اکثر محققین نے علامہ خلیل کے مذہب کو اختیار کیا ہے۔ معرفۃ التجوید میں علامہ خلیل ہی کے مذہب کو بیان کیا گیا ہے مگر اسمیں سولہ ہی مخارج بیان کئے گئے ہیں کیونکہ حرف غنہ کو فرعی ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔
اصولِ مخارج یہ ہیں:۔ حلق، لسان، شفتین، حلق میں تین مخارج ہیں، لسان میں دس، شفتین میں دو کل پندرہ ہوئے، سولہواں مخرج جوف ہے یہاں سے حروفِ مدہ نکلتے ہیں۔

(۴) کنارۂ زبان ڈاڑھ سے مل کر ضاد ادا ہوتا ہے۔

(۵) کنارۂ زبان مسوڑھے سے مل کر لام ادا ہوتا ہے۔

(٦) سرِ زبان تالو سے مل کر نون ادا ہوتا ہے۔

(۷) پشت زبان قریب سرِ زبان تالو سے مل کر را، ادا ہوتی ہے۔

(۸) سرِ زبان اوپر کے سامنے والے دانتوں کی جڑ سے تا، دال، طا، ادا ہوتے ہیں اور انہیں دانتوں کا سرا اور سرِ زبان مل کر ثا، ذال، ظا، ادا ہوتے ہیں۔

(۹) نوک زبان اوپر نیچے کے دانتوں سے مل کر زا، سین، صاد ادا ہوتے ہیں۔

(۱۰) اوپر کے دانتوں کا کنارہ نیچے کے ہونٹ[۳] سے مل کر فا، ادا ہوتا ہے۔

(۱۱) دونوں ہونٹ سے مل کر با، میم[۱] اور کچھ کھلا رہ کر واؤ (غیر مدّہ) ادا ہوتا ہے۔

(۱۲) حلق کی خالی جگہ سے الف[۲] اور بیچ زبان تالو کی خالی جگہ سے یا، مدّہ اور ہونٹ کی خالی جگہ سے واؤ مدّہ ادا ہوتا ہے۔

فائدہ:- جو حرف ایک دوسرے کے مشابہ ہیں وہ کسی نہ کسی صفت سے ضرور

---

۱ لیکن با میں دونوں ہونٹ کی تری اور میم میں دونوں ہونٹ کی خشکی ملتی ہے۔

۲ جس جگہ سے ہمزہ ادا ہوتا ہے اسی کی خالی جگہ سے الف اور جس جگہ سے یا، غیر مدّہ ادا ہوتی ہے اسی کی خالی جگہ سے یا، مدّہ اور جس جگہ سے واؤ غیر مدّہ ادا ہوتا ہے اسی کی خالی جگہ سے واؤ مدّہ ادا ہوتا ہے۔

۳ ہونٹ کی تری سے۔ ۱۲ جمال القادری

پہچانے جائیں گے ایسی صفت کو صفتِ ممیزہ[1] کہتے ہیں، پس صاد، طا، ظا اور قاف میں صفت ممیزہ پُر ہے اور ثار، ذال میں نرمی والی صفتِ ممیزہ ہے اور ضاد کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں کسی قدر دراز[2] ہوتی ہے یہ صفت ظار میں نہیں ہے۔

۶ رار پر زبر یا پیش ہو تو ہمیشہ پُر ہوگی جیسے رَحۡمَةٌ رُزِقُوۡا وغیرہ۔[3]

۷ رار ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو رار پُر ہوگی جیسے بَرۡقٌ یُرۡزَقُوۡنَ وغیرہ۔[4]

۸ رار ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس کے بعد کوئی پُر حرف اسی کلمہ[5] میں ہو تو رار پُر ہوگی جیسے فِرۡقَةٌ لیکن فِرۡقٍ میں پُر اور باریک[6] دونوں جائز ہے۔

۹ رار ساکن سے پہلے زیر عارضی[7] ہو تو رار پُر ہوگی جیسے اِرۡجِعُوۡا وغیرہ۔

۱۰ رار ساکن سے پہلے زیر کسی دوسرے[8] کلمہ میں ہو تو رار پُر ہوگی جیسے اَلَّذِی ارۡتَضٰی وغیـــرہ

---

۱ یہ صفت لازمہ کی قسموں میں سے ہے باعتبار تمایز دوسری قسم صفت غیر ممیزہ ہے صفت غیر ممیزہ اکو کہتے ہیں کہ ایک حرف کو دوسرے حرف سے تمیز نہ ہو جیسے صاد وغیرہ میں صفت اطباق ادا نہ کی جائے۔

۲ ضاد اور ظا میں یہی فرق ہے کہ ضاد کو ظا کے ساتھ مشابہت ہے مگر عینیت نہیں، ضاد تمام حرفوں میں مشکل حرف مانا گیا ہے جس کی ادائیگی بہت دشوار ہے لہٰذا اس کو کسی اچھے مقری سے مشق کر کے درست کر لینا چاہیئے تاکہ ضاد اور ظار میں امتیازی فرق حاصل ہو جائے۔

۳ اگر زیر ہو تو رار باریک ہوگی جیسے رِضۡوَانًا وغیرہ۔

۴ اگر زیر اصلی متصل ہو اور کوئی حرفِ پُر اس کلمہ میں نہ ہو تو رار باریک ہوگی جیسے فِرۡدَوۡسُ وغیرہ۔

۵ اگر دوسرے کلمہ میں ہو تو رار باریک ہوگی جیسے اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ وغیرہ۔

۶ قاف کا اعتبار کر کے پُر اور بین الکسرتین کی بنا پر باریک (یعنی دو زیر کے درمیان رار کے واقع ہونے کی وجہ سے)

۷ جو زیر کسی وجہ سے آیا ہو (یہ زیر حرف ساکن کی ادائیگی کے لئے آتا ہے)

۸ چاہے زیر اصلی ہو جیسے رَبِّ ارۡجِعُوۡنَ وغیرہ یا عارضی ہو جیسے اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ وغیرہ۔

۱۱ رارِ مشدّد پر زبر یا پیش ہو تو رار پُر ہو گی جیسے لٰکِنَّ الۡبِرَّ وَلَيۡسَ الۡبِرَّ۔

۱۲ جو رارِ متحرکہ یا مشدّدہ بوجہ وقف ساکن ہو وہ رار ساکنہ کے حکم میں ہے۔

۱۳ الف اور واؤ مدّہ سے پہلے کوئی پُر حرف ہو تو یہ دونوں بھی پُر ہوں گے جیسے قَالَ وَ قُوۡلُوۡا وغیرہ۔

۱۴ لفظِ اللہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لامِ اللہ ہمیشہ پُر ہو گا جیسے اَللّٰهُمَّ وغیرہ۔

۱۵ حرفِ مد کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہو تو مد متصل کہتے ہیں جیسے سَوَآءٌ وغیرہ۔

۱۶ حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مدّ منفصل کہتے ہیں جیسے بِمَآ اُنۡذِرُ وغیرہ۔

۱؎ زیر ہو تو رار باریک ہو گی جیسے بِالۡبِرِّ۔ ۲؎ یعنی حرکت والی رار یا تشدید والی رار۔

۳؎ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ماقبل زبر یا پیش ہو تو رار پُر ہو گی جیسے اَکۡبَرۡ، اَلتَّکَاثُرۡ اور مُسۡتَقَرٌّ وغیرہ۔ اگر زیر ہو تو رار باریک ہو گی جیسے اَلۡمَقَابِرۡ، مُسۡتَمِرٌّ وغیرہ۔

۴؎ حرف یہ ہیں خاء، صاد، ضاد، طا، ظاء، غین، قاف، اور راء۔

۵؎ اگر پُر حرف نہ ہوں تو باریک ہوں گے جیسے کَانَ وَکُوۡنُوۡا وغیرہ۔

۶؎ دونوں لام پُر ہوں گے۔ اگر زیر ہو تو دونوں لام باریک ہوں گے جیسے بِاللّٰهِ وغیرہ

۷؎ مَد کی کی دو قسمیں ہیں، مدِّ اصلی، مَدِّ فرعی۔ حرف مد کے بعد ہمزہ یا سکون نہ ہو تو اسکو مدِّ اصلی کہتے ہیں اسکی مقدار حرکت کی دوگنی ہے۔ اگر ہمزہ یا سکون ہو تو اسکو مدِّ فرعی کہتے ہیں اس کی مقدار یہ ہے کہ حرف مد کو اصلی مقدار سے روایت کے موافق بڑھانا۔ مد کی چھ قسمیں ہیں مدّ متصل، مدّ منفصل، مدِ لازم، مد عارض، مدِ لین لازم، مدِ لین عارض، اِن سب کی تعریفیں متن میں آئیں گی۔ محل مد دو ہیں، حروفِ مدہ، حروفِ لین۔ حروفِ مدّہ تین ہیں الف، یار ساکن ماقبل زیر، واؤ ساکن ماقبل پیش، ان تینوں کی مثال اُوۡتِيۡنَا ہے۔ اُو واؤ مدّہ کی مثال، تِيۡ یار مدّہ کی مثال، نَا الف مدّہ کی مثال۔ حروفِ لین دو ہیں واؤ ساکن یار ساکن ماقبل زبر جیسے اَوۡحَيۡنَا کے اَوۡ اور حَيۡ میں، شرائط مد حروفِ مدہ ہیں یعنی الف، واؤ ساکن ماقبل پیش، یار ساکن ماقبل زیر، سبب دو ہیں ہمزہ سکون۔ وجوہ مد تین ہیں، قصر، توسّط، طول۔ کیفیت مد دو ہیں، توسّط، طول۔ مقدارِ مد پانچ ہیں، پانچ الف، چار الف، تین الف، ڈھائی الف، دو الف۔ احکام مد تین ہیں، لازم، واجب، جائز۔ مد لازم میں لازم، مد متصل میں واجب، بقیہ میں جائز۔

فائدہ :- مدِ متصل اور منفصل میں صرف توسط ہے اور توسط کی مقدار چار الف[1] ہے۔

۱۷ حرفِ مد کے بعد سکون[2] لازم ہو تو مدِ لازم[3] کہتے ہیں جیسے آلْـٰٔنَ اس میں صرف طول ہے، طول کی مقدار پانچ الف ہے۔

تنبیہ :- حرفِ مد کے بعد سکون دوسرے کلمہ میں ہو تو حرفِ مد گر جائے گا[4]۔ جیسے قَالَ الْحَمْدُ، قَالُوا الْحَمْدُ وغیرہ۔

۱۸ حرفِ مد کے بعد سکونِ[5] عارض ہو تو مدِ عارض کہتے ہیں جیسے نَسْتَعِیْنُ وغیرہ۔ اسمیں طول، توسط، قصر تینوں وجہ جائز ہیں لیکن اس توسط کی مقدار تین الف[6] ہے

تنبیہ :- ایک قسم کے کئی مد جمع ہوں تو پڑھنے میں سب کو برابر ادا کرنا چاہیئے اور کئی قسم کے مد جمع ہوں تو ضعیف کو قوی پر ترجیح[7] نہ دینا چاہیئے۔

فائدہ :- اگر مدِ متصل پر وقف کیا جائے تو سکون کی وجہ سے طول، توسط جائز ہے۔ لیکن قصر اس وجہ سے جائز نہیں کہ مدِ متصل کا توسط ادا نہ ہوگا[8] جیسے اَلسُّفَهَآءُ وغیرہ۔

---

[1] مقدارِ توسط ڈھائی الف اور دو الف بھی ہے۔ [2] جو پہلے سے ساکن ہو، وصلاً، وقفاً دونوں حالتوں میں باقی رہے۔ [3] مدلازم کی چار قسمیں ہیں کلمی مثقل، کلمی مخفف، حرفی مثقل، حرفی مخفف، اگر کلمہ میں حرفِ مد کے بعد تشدید ہو تو اسے کلمی مثقل کہتے ہیں جیسے اَلْحَآقَّةُ، اگر محض سکون ہو تو کلمی مخفف کہیں گے جیسے آلْـٰٔنَ، اگر حروفِ مقطعات میں حرفِ مد کے بعد تشدید ہو تو حرفی مثقل کہیں گے جیسے الٓمّٓ کے لام میں، اگر محض سکون ہو تو اسے حرفی مخفف کہیں گے جیسے قٓ، ان چاروں میں طول ہوگا طول کی مقدار پانچ الف تو ہے ہی تین الف بھی جائز ہے جبکہ متصل منفصل کی مقدار اس سے کم یعنی ڈھائی یا دو الف کریں۔ [4] اجتماع ساکنین کی وجہ سے مگر وقف میں باقی رہے گا۔ [5] جو وقفاً ساکن کیا جاتا ہو وہ سکونِ عارض ہے۔ [6] توسط کی مقدار دو الف بھی ہے جبکہ طول کی مقدار تین الف ادا کریں۔ مدِ عارض میں طول اولی ہے۔ [7] مثلاً مدِ لازم کی مقدار کو مدِ متصل کی مقدار سے کم کرنا، مدِ متصل کی مقدار کو مدِ منفصل کی مقدار سے کم کرنا، مدِ منفصل کی مقدار کو مدِ عارض کی مقدار سے کم کرنا، مدِ عارض کو مدِ لین کی مقدار سے کم کرنا جائز نہیں ہاں اسکا برعکس جائز ہے۔ [8] کیونکہ اس کا ہمزہ اصلی ہے اور اس پر سکونِ عارض ہے تو قصر کرنے سے اصلی کا لغو کرنا اور عارض کا باقی رکھنا لازم آئے گا۔

١٩ حرفِ لین کے بعد سکون[1] آنے سے طول، توسط، قصر تینوں وجہ جائز ہیں۔

فائدہ :- مخرج اور صفاتِ لازمہ کے ساتھ حرف ادا کرنے کو اظہار[2] کہتے ہیں۔

٢٠ لامِ تعریف[سنہ] کے بعد اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَهُ (حشہ) میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا جیسے وَالْجَارِ وغیرہ ورنہ ادغام[3] ہوگا۔

٢١ میم ساکن کے بعد میم[4] اور باء کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اظہار[صہ] ہوگا جیسے اَمْوَالُ وغیرہ۔

٢٢ نون ساکن[5] اور تنوین کے بعد حرفِ حلقی آئے تو اظہار ہوتا ہے جیسے اَنْهَارُ وغیرہ

فائدہ :- نون ساکن[6] اور تنوین کو میم سے بدل کر پڑھنے کو اقلاب[7] کہتے ہیں۔

ل‍ه سکون اصلی ہو یا عارضی، اگر اصلی ہوگا تو اسکو مدلین لازم کہیں گے جیسے سورۂ مریم میں کٓهٰیٰعٓصٓ کے عین میں، اگر عارض ہو تو مدلین عارض کہیں گے جیسے خَيْرٌ سے خَيْرْ، مدلین لازم میں طول اولیٰ ہے، مدلین عارض میں قصر اولیٰ ہے • ٢ه اظہار تجوید کا ایک جزء ہے، تجوید میں اصل اظہار ہے اسکو بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ حرف ادا کرنے کے ساتھ ہی یہ صفت ادا ہو جاتی ہے بیان صرف اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ اخفاء اقلاب ادغام سمجھ میں آجائیں کیونکہ یہ تینوں قواعد اظہار ہی کے مقابلے میں بولے جاتے ہیں۔

سنہ۔ یہ اسماء پر ہی آتا ہے، ہمزہ وصلی کے ساتھ آتا ہے، الف کے علاوہ تمام حروف پر داخل ہوتا ہے کیونکہ الف کلمہ کے شروع میں نہیں آتا، اسی طرح نون ساکن و تنوین اور میم ساکن کے بعد بھی الف نہیں آتا لہٰذا الف کو ان حرفوں کے بعد آنے سے ہر جگہ مستثنیٰ سمجھیں۔ • حشہ۔ ان حرفوں کو حروفِ قمریہ کہتے ہیں اور جن حروف میں لام تعریف کا ادغام ہوگا انہیں حروفِ شمسیہ کہتے ہیں جیسے اَلشَّمْسُ وغیرہ، اسکے بھی حروف ہیں۔ حروف قمریہ کے علاوہ سب شمسیہ ہیں۔ • ٣ه حروفِ شمسیہ آنے پر ادغام ہوگا جیسے اَلثَّاقِبُ وغیرہ، حروف قمریہ کو قمریہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اَلْقَمَرُ میں لام تعریف کا اظہار ہوا ہے، حروفِ شمسیہ کو شمسیہ اس لئے کہتے ہیں کہ الشمس میں لام تعریف کا ادغام ہوا ہے، ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے نام پڑ جاتا ہے۔ • ٤ه میم آئے تو ادغام ہوگا جیسے مِنْهُمْ مَّغْفِرَةٌ، باء آئے تو اخفاء ہوگا جیسے اَمْ بِهٖ۔ • صہ خواہ ایک کلمہ میں جیسے تَمْسُوْنَ یا دو کلموں میں جیسے عَلَيْهِمْ غَيْرِ اظہار ہوگا اسکو اظہار شفوی کہتے ہیں • ٥ه نونِ ساکن اور تنوین میں رسماً اور اسماً فرق ہے، ادائیگی میں بالکل نونِ ساکن کے مثل ہے۔ • ٦ه نونِ ساکن خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے تَنْهَوْنَ

باقی اگلے صفحہ پر

۲۳ نونِ ساکن اور تنوین کے بعد بار آئے تو اقلاب[۱] ہوگا جیسے مِنۢ بَعْدِ وغیرہ

۲۴ نون ساکن اور تنوین کے بعد یَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام[۲] ہوگا جیسے مَنْ یَّقُوْلُ وغیرہ۔

۲۵ نون سَاکن اور تنوین کو پوشیدہ اور میم ساکن کے ضعیف کرنے کو اخفار[۳] کہتے ہیں

۲۶ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ حلقی اور حروف یَرْمَلُوْنَ کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اخفار[۴] ہوگا جیسے مَنْ کَانَ وغیرہ۔

۲۷ میم ساکن کے بعد بار آئے تو اخفا[۵] ہوگا جیسے اَمْ بِہٖ وغیرہ۔

فائدہ:۔ پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدّد پڑھنے کو ادغام[۶] کہتے ہیں۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے) یا دو کلموں میں جیسے مَنْ اٰمَنَ اظہار ہوگا، تنوین کا اظہار دو کلموں میں ہوتا ہے ایک کلمہ کے درمیان تنوین آتی ہی نہیں اسلئے کہ تنوین کلمہ کے آخر میں آتی ہے۔ ● [۱] اقلاب اس وجہ سے ہوتا ہے کہ نون ساکن اور تنوین کو غنّہ کے ساتھ اظہار کرنے میں دونوں ہونٹ کو اختلافِ مخرج کی وجہ سے جدا کرنا مشکل پڑتا ہے، اقلاب کرنے میں اتحاد مخرج کی وجہ سے یہ ثقل دور ہوجاتا ہے اور ادا کرنے میں دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں جسکی وجہ سے غنہ کرنے میں سہولت ہوجاتی ہے۔ اقلاب کے بعد اخفار اس وجہ سے ہوتا ہے کہ نون ساکن اور تنوین کی جگہ میم ساکن آجاتی ہے تو اب میم ساکن کا قاعدہ جاری کیا جائے گا۔

[۱] خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے یَنْۢبُتُ یا دو کلمہ میں جیسے مِنۢ بَعْدِ تو اقلاب ہوگا۔

[۲] اسکے لئے دو کلموں کا ہونا شرط ہے ایک کلمہ میں ہو تو ادغام نہیں ہوگا جیسے دُنْیَا وغیرہ۔ ادغام کی تعریف متن میں آئے گی، لام اور را میں ادغام بلاغنّہ اور واؤ یا نون اور میم میں ادغام باغنّہ ہوگا۔

[۳] نون ساکن اور تنوین کے اخفار کو اظہار و ادغام کی درمیانی حالت سے ادا کریں اور نون ساکن و تنوین اپنے مخرج سے ادا نہ ہو، میم ساکن کے اخفا میں دونوں ہونٹوں کی خشکی کو نہایت نرمی کے ساتھ ملا کر ادا کریں اور اسکو اپنے مخرج سے ادا کریں مگر ضعیف۔ ● [۴] خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے فَاَنْسَخ یا دو کلموں میں ہو جیسے مَنْ کَانَ تو اخفار ہوگا۔

[۵] اس کو اخفا رشفوی کہتے ہیں۔

[۶] ادغام کی دو قسمیں ہیں، ادغام کبیر اور ادغام صغیر، مدغم اور مدغم فیہ دونوں متحرک ہوں تو ادغام کبیر کہتے ہیں۔ مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو تو ادغام صغیر کہتے ہیں۔ امام حفص علیہ الرحمہ کی روایت میں اسی سے بحث کرتے ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں ادغام صغیر ہی کی بحثیں ہیں۔

ادغام میں مدغم[۱] اور مدغم فیہ ایک ہی حرف ہو تو اس کو ادغام مثلین[۲] کہیں گے اور اگر دونوں حرف کا مخرج ایک ہی ہو تو اس کو متجانسین کہیں گے ورنہ متقاربین کہیں گے۔

۲۸ مثلین کا پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام[۳] ہوگا جیسے مَالِيَهْ هَّلَكَ وغیرہ

۲۹ متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہو تو حرف بار کا میم میں تار کا دال و طار میں ثار کا ذال میں، دال کا تار میں، ذال کا ظار میں اور طار کا تار میں ادغام[۴] ہوگا۔

۳۰ متقاربین کا پہلا حرف ساکن ہو تو قاف کا کاف میں اور لام کا رار میں ادغام[۵] ہوگا۔

۳۱ جب نون ساکن اور تنوین یا میم ساکن کا اخفا کیا جائے یا ادغام کیا جائے یا نون میم مشدد ہوں تو ایک الف کے برابر[۶] غنہ[۷] کرنا چاہیئے۔

فائدہ:- تنوین کے بعد کوئی ساکن حرف آئے تو تنوین نونِ ساکن کو ایک زیر دے کر پڑھنا[۸] چاہیئے جیسے قَدِيْرُنِ الَّذِىْ وغیرہ۔

---

۱ مدغم: جس کو ملایا جائے۔ مدغم فیہ: جس میں ملایا جائے۔

۲ مثلین، متجانسین، متقاربین یہ تینوں ادغام کی قسمیں ہیں باعتبار محل و مخرج، کیفیت کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں ادغام تام، ادغام ناقص، مدغم کی صفت باقی نہ رہے تو اُسے ادغامِ تام کہتے ہیں اگر باقی رہے تو ادغامِ ناقص کہیں گے۔ ۳ ہر جگہ ہوگا۔

۴ صرف انہیں حرفوں میں ہوگا جو بیان کئے گئے ہیں، ادغام متجانسین میں ہر جگہ تام ہوگا، صرف طار کا تار میں ناقص ہوگا۔ ۵ قاف کا کاف میں ادغام ناقص اور تام دونوں ہوگا مگر تام اولیٰ ہے۔

۶ ادغام متقاربین صرف قاف کا کاف میں، لام کا رار میں، نون ساکن اور تنوین کا حروف یرملون میں لام تعریف کا لام کے علاوہ حروف شمسیہ میں ہوگا۔

۷ مخفیٰ اور ادغام ناقص کی حالت میں غنہ حرف فرعی ہو جاتا ہے اور نون میم مشدد میں غنہ خوب اچھی طرح ظاہر کرنا چاہیئے۔ ۸ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے دونوں کی ادائیگی مشکل ہے اس وجہ حرکت دی جاتی ہے۔

فائدہ:۔ جب دو[1] ہمزہ جمع ہوں تو دونوں کو خوب صاف ادا کرنا[2] چاہیئے۔ اس کو تحقیق کہتے ہیں لیکن ءَاَعْجَمِیٌّ[3] کے دوسرے ہمزہ کو اس طرح ادا کیا جائے کہ ہمزہ میں جھٹکا نہ ہو، اس کو تسہیل[4] کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ وقف[5] کرتے وقت سانس اور آواز دونوں بند کر دیں[6] اور صرف متحرک کو ساکن کر دیں اور تاءِ مدوّرہ ہو تو اسے ہائے ساکنہ[7] سے اور اگر آخر میں دو زبر ہوں تو الف[8] سے بدل دیں۔ ✓

هِدَايَت

جب تجوید کے ضروری قاعدے یاد ہو جائیں تو پڑھنے والے کو

---

۱ جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ، ءَاِذَا، ءَاُنْزِلَ وغیرہ۔

۲ یعنی صرف اپنے ہی مخرج سے صاف صاف ادا کرنا چاہیئے۔

۳ صرف اسی کلمہ میں حضرت امام حفص علیہ الرحمہ کے نزدیک تسہیل واجب ہے، اس کے علاوہ چھ جگہ تین کلموں میں تسہیل جائز ہے اور وہ یہ ہیں ءَآللّٰهُ دو جگہ، ءَآلْئٰنَ دو جگہ، ءَآلذّٰكَرَيْنِ دو جگہ، مگر تسہیل سے ابدال بہتر ہے۔

۴ یعنی ہمزہ کو ہمزہ اور الف کے مخرج کے درمیان سے ادا کریں۔

۵ یعنی آخر کلمہ پر سانس اور آواز توڑ کر بقدر ضرورت ٹھہرنا، اسکو وقف کہتے ہیں۔

۶ اس کو وقف بالاسکان کہتے ہیں جیسے تَعْمَلُوْنَ سے يَعْمَلُوْنْ وغیرہ۔

۷ اس کو وقف بالابدال کہتے ہیں جیسے رَحْمَةٌ سے رَحْمَهْ وغیرہ

۸ الف لکھا ہوا ہو جیسے عَلِيْمًا سے عَلِيْمَا وغیرہ یا نہ لکھا ہو جیسے جُفَاءً سے جُفَاءَا وغیرہ اس کو بھی وقف بالابدال کہتے ہیں، اور اگر جس کلمہ پر وقف کیا جائے وہ متحرک نہ ہو اور نہ تاءِ مدوّرہ اور نہ دو زبر ہوں تو اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیں اسکو وقف بالسکون کہتے ہیں جیسے فَلَا تَقْهَرْ، لَاتَنْهَرْ وغیرہ۔

چاہیئے کہ وقف اور رسم قرآنی کے ضروری قواعد[۱] جامع الوقف اور معرفۃ الرسوم سے معلوم کریں۔

اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو تکمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین، بجاہِ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تمّت[۲]

احقر ابن ضیاء[۳] محب الدین احمد عفی عنہ

۲۱/ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ بروز جمعہ

---

۱ کیونکہ روایتِ حفص علیہ الرحمہ میں تین علموں کا جاننا بہت ضروری ہے علم تجوید علمِ وقف، اور علم رسم، بغیر ان علموں کے روایتِ حفص مکمل نہیں ہوسکتی ہے مقری کو چاہیئے کہ جب تک طلباء علمِ تجوید کے ساتھ ساتھ علم وقف وعلم رسم کو نہ سیکھ لیں اس وقت تک ان کو اجازت وسند نہ دیں۔

۲ بحمدہٖ تعالیٰ یہاں پہنچ کر حاشیہ بھی تمام ہوا، یارب العالمین! جس طرح اس کے متن کو مقبولیت حاصل ہوئی اسی طرح اسی متن کے صدقہ وطفیل میں اس حاشیہ کو مقبولِ انام بنادے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلّے اللہ علیہ وسلم۔

۳ آپ امام القراء حضرت قاری مقری ضیاء الدین احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں (قاری عصام الدین وقاری مستجاب الدین صاحب یہ دونوں بڑے بھائی تھے) اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ و استاذ الاساتذہ حضرت قاری عبد الرحمٰن مکی علیہ الرحمہ سے مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں تجوید وقرأت کی تعلیم حاصل کی اور پھر اسی مدرسہ سبحانیہ میں مسندِ تدریس پر فائز ہوگئے تھے۔ پھر اس کے بعد تجوید الفرقان شہر لکھنؤ تشریف لائے۔ عرصہ دراز تک

تجوید الفرقان میں مسندِ صدارت پر فائز رہے، وہیں پر احقر نے بھی تین سال حضرت کی خدمت میں رہ کر قرأت کا مکمل کورس (قرأت عشرہ) کیا۔ حضرت نے بہت محبّت و شفقت سے پڑھایا، ساتھ ہی ساتھ برابر دُعائیں بھی فرماتے رہتے تھے، یہ سب حضرت کی دُعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔

فی الحال مرکزی دار القرأت پاڑنالہ، شہر لکھنؤ کے سرپرست ہیں، یہ حضرت کے صاحبزادے برادرِ مکرم حضرت قاری احمد ضیاء صاحب قبلہ فاضل جامع ازہر (مصر) کے زیرِ اہتمام چل رہا ہے، بلکہ بھائی صاحب ہی اس کے بانی بھی ہیں۔ حضرت از حد کمزور ہوگئے ہیں، مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ وطفیل میں حضرت کا سایہ تمام قاریوں کے سروں پر تادیر قائم رکھے، آمین ثم آمین۔

انشاء اللہ! حضرت کی سوانح عمری جامع الترتیل میں تحریر کروں گا۔

احمد جمال القادری

۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بروز اتوار

خادم القراء:۔ جامعہ نعیمیہ، شہر مرادآباد

ہماری مطبوعات
شرح نور الایضاح
تنویر المرأت شرح ضیاء القرأت
تلخیص المنطق
مکمل کورس روایتِ حفص رحمۃ اللہ علیہ
فاروقیہ بک ڈپو
۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶